

رحیم گل کے ناول ”جنت کی تلاش“ میں جمالیاتی عناصر کا مطالعہ

A Study of Aesthetic Elements in Raheem Gul's Novel “The Search for Paradise”

سلمیٰ محبوب*
 صہیب**

Abstract:

Every artist's concept of beauty is his individual process and it varies according to his location and environment. Beauty has its own form which belongs to our mind. Therefore, beauty is also a creation of our imagination and passion and desire. The level of beauty is different in different people and it keeps changing. There can be no single definition of aesthetics; its different aspects can be understood by its different interpretations. Aesthetics is the feeling and expression of the consciousness of human nature.

Along with human literature, science, philosophy, psychology, religions and other social sciences have also been the main topic in sociology on the compatibility and conflict between man and society. In the novels of Rahim Gul, man is seen as a clear personality. Here the individual creates his personal behavior from the overall behavior of the society. That is, the characters are the main point of the novel, living in a certain era. In fact, it is a novel in search of truth, which has been expressed by Amtal. In the novel, three main characters are Amtal, Waseem and Atif.

Keywords: Novel, Aesthetic, Nature, Tourist, Human nature, Romanticism, Humanism, Analysis.

حسن کی اپنی ایک پہچان ہے جو ہمارے تخیل سے تعلق رکھتی ہے۔ لہذا حسن بھی ہمارے تصور اور جذبہ کی تخلیق ہی ہے احساس جمال کی سطح لوگوں میں مختلف ہے اور یہ بدلتی رہتی ہے۔ جمالیات کی کوئی ایک تعریف نہیں ہے اس کی مختلف مفاہیم

* ایم فل، شعبہ اُردو اسلامیہ کالج یونیورسٹی، پشاور
 ** پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اُردو اسلامیہ کالج یونیورسٹی، پشاور

سے اس کے مختلف پہلوؤں کو سمجھا جاسکتا ہے جمالیات انسانی فطرت کے شعور کا احساس و اظہار ہے ۔

" جمالیات ایک ایسی اصطلاح ہے جس کی تعریف و توضیح پیش کرنا انتہائی مشکل کام ہے کیونکہ اس میں اتنی تہیں اور جہتیں پائی جاتی ہیں کہ ان کی تہوں اور جہتوں کو کھولنا اور ان پر روشنی ڈالنے کا کام کبھی ختم نہیں ہو سکتا ہے کوئی ماہر جمالیات اس کی تہوں کو اتنا ہی کھول سکتا ہے اور اس پر روشنی ڈال سکتا ہے جتنا اس کا مطالعہ اور مشاہدہ وسیع ہوگا" (1)

فلسفیوں خصوصاً ارسطو نے اسے حسن فطرت اور فنون لطیفہ سے قریب تر کیا اور حالانکہ پہلے سقراط نے حسن کو صرف اخلاقیات سے وابستہ کر رکھا تھا اور غورث نے جمالیات کو فلسفے کی ایک شاخ کہا تھا ۔ لیونارڈ نے فطرت کے جمال و جلال کو سمجھنے کے لیے جمالیات کو اہم جانا اور پیگل نے اسے زندگی کو سمجھنے کا ذریعہ جانا ، کائنات کی روح کو اور تخلیقی آرٹ کی جستجو کرتے ہوئے جمالیات کو بڑا ذریعہ سمجھا۔ اس سب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر ایک خلیق کار نے جمالیات کو معاشرتی تبدیلیوں اور انسانی زندگی کے تغیر سے جمالیاتی قدریں تشکیل دی ہیں لہذا حسن کو سمجھنے اور محسوس کرنے کا انداز ہر دور میں بدل جاتا ہے مگر حسن کو سمجھنے اسے محسوس کرنے اور اس سے محظوظ ہونے کا انداز جتنا بھی بدل جائے بنیادی طور پر کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ ادب میں جمالیات کی اصطلاح انتہائی اہم ہے اور ہر صنف میں اس کی معنویت اپنی تہ داری کے ساتھ موجود ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ایک معیاری ادب جمالیات کی بدولت وجود میں آتی ہے کیونکہ جمالیاتی فکر و نظر سے ہی تخلیق ہوتی ہے اس سے ہی کسی فنکار کے کلام میں جلال و جمال کا ایک نظام قائم ہوتا ہے۔

ناول کو زندگی کی کتاب کہا جاتا ہے۔ زندگی کی داخلی اور خارجی صورتوں کو تمام جزئیات کے ساتھ پیش کرنا ہی ناول کا ظہور ہے انسان ادب کے ساتھ علم فلسفہ، نفسیات، مذاہب اور دیگر سماجی علوم کا بھی مرکزی موضوع رہا ہے عمرانیات میں انسان اور معاشرت کے باہمی مطابقت اور تصادم پر کافی تحقیق ہوئی ہے اور ہوربی ہے۔ رحیم گل کے ناولوں میں انسان واضح شخصیت نظر آتا ہے۔ یہاں فرد معاشرے کے

”ذرا نیچر کو سٹڈی کریں گے۔ اس دریا کو ہی دیکھے۔ کس طرح چٹانوں سے سر پٹخ پٹخ کر مار رہا ہے۔ اس کی سر مستی دیکھو۔ شور سنو۔ اس کا گھمنڈ اور غرور دیکھو، لیکن جن یہ سمندر کے پانیوں میں داخل ہوتا ہے تو اسے احساس ہوتا ہے کہ وہ کتنا کمتر ہے۔“ (13)

رحیم گل نے انتہائی پر کشش، دلکش، اور خواہشات کی آسودگی کو بیان کرنے کے لیے رومانیت کا سہارا لیا ہے۔ زندگی کی ہر پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ زندگی کی مشکلوں میں خود کو شریک سمجھتا ہے۔ مصنف نے تخیلی فضا سے نکل کر ناول کے رنگ میں زندگی کی حقیقتوں کو مجسم کیا ہے۔ جنت نظیر جیسے مقامات کا ذکر، الفاظ کی رنگارنگی اور جاندار مکالموں سے ناول میں حسن دوبالا نظر آتا ہے۔ یہ ناول حقیقی اور فطرتی ہونے کے ساتھ ساتھ زیادہ دلکش اور دلفریب ہے۔ کہانی نے تخیل اور تصور کی حدوں سے نکل کر حقیقت کو اپنایا اور مصنف نے زندگی کے گو ناگوں مسائل کا اظہار اور ابلاغ بڑی حقیقت پسندی سے کیا ہے۔ محبت کا فلسفہ صرف محبوبہ تک نہیں بلکہ زندگی کے دوسرے انسانی رشتوں تک وسیع ہے۔ نارن کی مائی حوا کا ذکر ایک انسانی محبت اور خلوص کی عمدہ مثال ہے۔

” بھائی جان ' صبح سویرے آنکھ کھلی تو یہ جھونپڑا یاد آگیا.....بس میرا دل مچل گیا اور اس عورت سے ملنے کے لیے بے قرار ہو گئی۔ یہ بدری جمالہ نہیں بھائی جان' مائی حوا ہے حوا.....مائی حوا اسی طرح جنگلوں میں آدم سے ملی ہو گی.....میں اپنی ماں سے ملنے آئی تھی۔!“ (14)

مائی حوا ایک روایتی عورت کا تصور پیش کرتی ہے یہ نسائیت خیالی نہیں، تخیلی نہیں۔ یہ زمین سے تعلق رکھتی ہے اور جیتی جاگتی حقیقت ہے جو ایک زندہ معاشرے کو ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔ جنت کی تلاش میں ناول نگار کے تجربات، احساسات اور کیفیات کا اظہار اس انداز سے کیا گیا ہے کہ قاری خود کو اپنے آپ کو اس میں شامل سمجھتا ہے اور بھر پور اثر قبول کرتا ہے۔ یعنی ناول کا براہ راست اثر قاری کو

اپنی زندگی سے محسوس ہوتا ہو اور اسے پڑھ کر اسکی زندگی میں بھی تبدیلی محسوس ہو۔ خیال میں رنگ آمیزی ناول کو تاریخ کی بجائے ادب کا حصہ بنا دیتی ہے ناول میں نفسیاتی، جذباتی، طبقاتی معاشرتی پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔

ناول میں جمالیاتی عناصر اور حسن آفرینی قاری کے لیے قابل توجہ ہے اور ساتھ ہی حقائق زندگی کا باعث بھی۔ جنت کی تلاش میں انسانی شخصیت اور فطرت آہستہ آہستہ بے نقاب ہوتی ہے رحیم گل نے سفر کے ذریعے گہرا تاثر پیدا کیا اور ایک چونکا دینے والی کیفیت سے ناول کا اختتام کیا ہے۔

حوالہ جات

- 1- شکیل الرحمن، پروفیسر، ادب اور جمالیات، ۲۰۱۱ء، ص: ۶۔
 - 2- رحیم گل، جنت کی تلاش، رابعہ بک ہاوس، لاہور، ۲۰۰۹ء، ص: ۲۳۔
 - 3- سلیم اختر، ڈاکٹر، اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۰ء، ص: ۶۲۔
 - 4- شکیل الرحمن، پروفیسر، ہندوستان کا نظام جمال قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی، ۱۹۸۸ء، ص: ۱۲۱۔
 - 5- رحیم گل، جنت کی تلاش، رابعہ بک ہاوس، لاہور، ۲۰۰۹ء، ص: ۱۳۹۔
 - 6- ایضاً، ص: ۳۳۸۔
 - 7- ایضاً، ص: ۳۳۹۔
 - 8- رحیم گل، جنت کی تلاش، رابعہ بک ہاوس، لاہور، ۲۰۰۹ء، ص: ۲۹۔
 - 9- ایضاً، ص: ۲۰۔
 - 10- ایضاً، ص: ۲۱۔
 - 11- رحیم گل، جنت کی تلاش، رابعہ بک ہاوس، لاہور، ۲۰۰۹ء، ص: ۲۹۔
 - 12- ایضاً، ص: ۲۱۔
 - 13- ایضاً، ص: ۲۳۷۔
- غیر مطبوعہ تحقیقی مقالہ

14-افتخار الدین ،رحیم گل احوال و آثار ،مقالہ برائے ایم فل،علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی ،اسلام آباد ، ۱۹۸۹ ، ص : ۲۵۔

References

1. Shakeelur Rahman, Professor, Literature and Aesthetics, 2011, p: 6.
2. Rahim Gul, Jannat ki Talash, Rabia Book House, Lahore, 2009, p: 23.
3. Salim Akhtar, Dr., A Brief History of Urdu Literature, Sangmail Publications, Lahore, 2000, p.62.
4. Shakeelur Rahman, Professor, India's Nizam Jamal National Council for the Promotion of Urdu Language, New Delhi, 1988, p. 121.
5. Rahim Gul, Jannat ki Talash, Rabia Book House, Lahore, 2009, p: 139.
6. Aizan, p: 438.
7. Aizan, p: 439.
8. Rahim Gul, Jannat ki Talash, Rabia Book House, Lahore, 2009, p: 29.
9. Aizan, p: 20.
10. Aizan, p: 21.
11. Rahim Gul, Jannat ki Talash, Rabia Book House, Lahore, 2009, p. 29.
12. Aizan, p: 21.
13. Aizan, p: 247.

Unpublished research paper

14. Iftikharuddin, Rahim Gul Akhwal wa Asaar, thesis for M. Phil, Allama Iqbal Open University, Islamabad, 1989, p: 2 5.